اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شانتی نگر کے سانحہ کی تحقیقات جاری ہیں اور اُمید ہے کہ نہ صرف اس سانحہ کے اسباب و علل نکھر کر سامنے آجائیں گے، بلکہ مستقبل میں ایسے سانحوں کے تدارک کے لیے مناسب لائحہ عمل بھی تجویز کیا جاسکے گا۔ اس عدالتی کارروائی کے پہلو بہ پہلو متاثرین کی جذباتی اور مادی بحالی کا کام تیزی سے جاری ہے۔ سرکاری اداروں اور رضا کار تنظیموں نے قابلِ قدر کام کیا ہے۔ جن افراد کے مکان جلا دیے گئے تھے، اُنہیں نئے پختہ مکانات مل چکے ہیں جو اُن کے پرانے گھروں سے کہیں زیادہ بہتر ہیں، اور جن مکانات کو معمولی نقصان پہنچا تھا، اُن کی مناسب مرمّت کر دی گئی ہے۔ مکانات کی تعمیر و مرمّت کے ساتھ نقد امداد مہیا کی گئی ہے اور رضا کار تنظیمیں گھروں کا سامان فراہم کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ مزید براں دور و نزدیک سے اہلِ دل شانتی نگر جا جا کر اپنے مسیحی ہم وطنوں سے یک جہتی کا اظہار کر رہے ہیں اور سانحہ کے ذمہ داروں کو اُن کے کیے کی سزا دیے جانے کی توقع رکھتے ہیں۔

متاثرین کی جذباتی اور مادی بحالی میں علمائے کرام نے، الحمد للہ بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفّظ میں بنی نوع انسان کے درمیان کسی فرق اور تمیز کی گنجائش نہیں، اور مظلوم کی حمایت اور اُس کی داد رسی کے لیے جدوجہد سچے مسلمان کا وطیرہ سمجھا جاتا ہے اور وہ ظالم کا کبھی حامی نہیں ہوتا، چاہے وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ علماء کرام نے شانتی نگر میں اتحاد و مفاہمت پیدا کرنے کے لیے اپنے عمل سے اسلامی تعلیمات کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ وطنِ عزیز میں مسیحی مذہبی قیادت علمائے کرام سے بالعموم دور رہنے کی کوشش کرتی ہے، اور سیکولر۔ لبرل طبقے کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے علماء کرام کو عدم رواداری کا ملزم گردانتی رہی ہے، مگر اس سانحہ کے بعد جن مسیحی پادریوں کو علماء کرام کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع ملا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ علماء کرام نے اتحاد و مصالحت کی فضا پیدا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

شانتی نگر میں صورتِ حال بہتر ہو جانے کے بعد مسیحی رہنماؤں کی جانب سے علماء کرام کو سینٹ انتھونی چرچ - لاہور میں اظہارِ تشکّر کی دعا میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ مسیحی رپورٹ کے مطابق:

> ۲۳ [فروری] کو مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ۲۱ علماء اظہارِ تشکّر کی مشترک دعا کے لیے سینٹ انتھونی چرچ میں اکٹھے ہوئے۔ اس موقع پر مسلم وفد میں پنجاب کے

تمام پیروں کے محترم سربراہ بھی شامل تھے۔ معمولی چائے پانی کے بعد علماء جلوس کی شکل میں ننگے پاؤں چرچ گئے --- تمام مسلمان مہمانوں نے عظمتِ خداوندی کے عمل میں شرکت کی۔

مزید لکھا گیا ہے کہ

علمائے کرام اور بالخصوص شاہی مسجد لاہور کے خطیب کے ساتھ اپنے مختصر تعلق اور کام کے دوران میں ہمیں محسوس ہوا کہ مذہبی رہنماؤں کے دل بہت کشادہ ہیں اور وہ کیتھولک چرچ کے لیے عزت و احترام کا جذبہ رکھتے ہیں۔ پوپ جان پال دوم کے لیے اُن کے دل میں بہت احترام ہے اور پوپ کو آج کی دُنیا میں بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے اعلیٰ ترین روحانی اور اخلاقی اتھارٹی خیال کرتے ہیں۔--- یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ بادشاہی مسجد اور نیلا گنبد مسجد - لاہور کے اماموں نے پادری فرانسس ندیم اور پادری اینڈریو فرانسس کو دعوت دی کہ جمعہ کے روز اِن مسجدوں میں وہ خطاب کریں۔---

ہم نے اِن کالموں میں بارہا اپنے اِس عندیے کا اظہار کیا تھا کہ مسیحی مذہبی رہنماؤں کو چاہیے کہ پاکستان کی نظریاتی اساس کے بارے میں سیکولر - لبرل طبقے کی ہاں میں ہاں ملانے کے بجائے علمائے کرام کے قریب آئیں اور وطنِ عزیز کے معاشرے کو احکامِ خداوندی کی روشنی میں خوب سے خوب تر بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جن مسیحی مذہبی رہنماؤں کو علمائے کرام کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے، الحمد للہ اُن کا تجربہ حوصلہ افزا ہے۔

●●